۲۹۔ حضرت شاہ ابوسعید گنگوہی رحمۃ اللہ علیہ

تاریخ وفات: ۲؍ربیع الاول یا ربیع الثانی ۱۰۴۰ھ یا ۱۱۴۰ھ مدفن: گنگوہ، ضلع سہارنپور

حضرت شیخ محبّ اللہ الہ آبادی رحمۃ اللہ علیہ، ان کے پیرومرشد ہیں حضرت شاہ ابوسعید گنگوہی رحمۃ اللہ علیہ۔ انہیں اشارۂ غیبی ہوا حضرت شاہ عبدالقدوس گنگوہی رحمۃ اللہ علیہ کی طرف سے کہ تمہیں باطنی دولت کے حصول کے لئے ہمارے خلیفہ، حضرت نظام الدین بلخی تھانیسری رحمۃ اللہ علیہ ہیں، ان کے یہاں جانا چاہئے۔ اب گنگوہ کہاں اور بلخ، بخارا کہاں؟ مگر فوراً چل پڑے۔ لمبا سفر، غیر ملک، اور کس طرح وہاں پہنچے ہوں گے؟ مگر اللہ کی شان کہ کسی طرح وہاں حضرت نظام الدین کو بھی اس کی اطلاع ہوگئی۔

جیسے میں نے کہا تھا کہ یہ ہم نے بہت کچھ کھودیا، ملک کے ملک کھودیئے، اور بہت سے علوم ہم سے رخصت ہوگئے، نہ ان علوم کا کوئی پڑھنے والا ہے، نہ جاننے والا ہے۔ تو اب یہ اُس زمانہ میں نہ کوئی موبائل فون تھا، نہ ٹیلی فون تھا، غیر ملک میں سرحدیں عبور کر کے وہاں تک کیسے پہنچے ہوں گے؟ اور وہاں اطلاع ہوگئی کہ آرہے ہیں۔ کیسے؟

جنات کے عمل پر تنبیہ

جیسے ایک دفعہ باٹلی میں کسی پر جن تھا، تو مرحوم ہمارے رشید بھائی، زمزم بیکری والے، اور ایک ساتھی ہیں وہاں ابھی بھی باٹلی میں، وہ مجھے کہنے لگے ان کے یہاں تکلیف ہے۔ تو میں نے جنات کے جلانے کا جو عمل ہے وہ کیا۔ یہ ۶۸/۶۹ء کا قصہ ہوگا۔ اس وقت تو ٹیلی گرام بھی دو تین دن میں پہنچتا تھا، ٹیلی فون کا تو کوئی سوال ہی پیدا نہیں ہوتا۔

سہارنپور سے پورے ایک ہفتہ بعد جس دن میں باٹلی گیا ہوں، اس کے پورے ایک ہفتہ بعد حضرت شیخ نوراللہ مرقدہ کی طرف سے جو گرامی نامہ، محبت نامہ، پہنچتا تھا، تقریباً ہر ہفتہ یا ہفتہ میں

کبھی دومرتبہ،تو وہ ایک ہفتہ کے بعد جو حضرت کا گرامی نامہ پہنچا،تو اس میں حضرت نے تحریر فرمایا کہ ایک نہایت ضروری چیز تمہیں لکھوا رہا ہوں ۔ وہ یہ کہ بہت احتیاط کی ضرورت ہے کہ جنات کے جلانے کا عمل ہرگز نہ کریں ۔ پھر وہ آگے ساری ہدایات تھیں ۔

اب میں اس خط کو پڑھتا ہوں، سوچتا ہوں کہ کیسے حضرت کو اطلاع ہوئی ہوگی ؟ کیوں کہ اگر کوئی اس واقعہ کو حضرت کے خدمت میں وہاں لکھتا، تو ابھی ایک ہفتہ وہاں خط پہنچنے میں ہوتا اور اِس وقت جتنی آمد ورفت آسان ہے اور کثرت سے لوگ جاتے ہیں، آتے ہیں، اس وقت تو سب ہی آنے ہی والے تھے، سیٹ ہو رہے تھے ادھر، بیوی بچوں والے بھی بہت کم تھے ۔ تو کیسے حضرت کو اطلاع ہوگئی ؟ یا تو جنّاتوں نے شکایت کی ہوگی یا حضرت کو کشف ہوگیا ہوگا ۔

حضرت نظام الدین بلخی رحمۃ اللہ علیہ

ایسے ہی حضرت نظام الدین بلخی رحمۃ اللہ علیہ کو پتہ ہے کہ صاحبزادہ حضرت شاہ ابوسعید آرہے ہیں، تو انہوں نے بڑا اہتمام کیا، پورا اپنا قافلہ ساتھ لیا ۔ جب وہاں کے، بلخ کے، حاکم کو اطلاع ہوئی، تو بڑا معتقد تھا حضرت شیخ نظام الدین کا، تو وہ بھی اپنے امراء، وزراء سمیت بلخ سے باہر استقبال کے لئے، اور بڑے شاہی اعزاز کے ساتھ ان کا استقبال ہوا اور لے گئے، بڑی شاہی دعوتیں شروع ہوگئیں ۔

اس طرح چند دن گزرے ۔ تب شاہ ابوسعید رحمۃ اللہ علیہ نے عرض کیا کہ حضرت، میں اتنی مشقت اٹھا کر کے گنگوہ سے یہاں تک جو پہنچا ہوں، وہ ان دعوتوں کے لئے نہیں آیا ۔ میں تو وہ دولت جو آپ ہمارے گنگوہ سے یہاں لے کر آئے ہیں، شاہ عبدالقدوس صاحب رحمۃ اللہ علیہ سے، وہ دولت لینے کے لئے آیا ہوں ۔

بس اتنا کہنا تھا کہ سب کچھ بدل گیا ۔ اب تک تو یہ تھا کہ یہ ہیں، ہمارے بزرگوں کی اولاد ہیں، اس لئے اعزاز ہی اعزاز ۔ لیکن اب فرمایا، اچھا! پھر تو جاؤ، حمام گرم کرو ۔ وہ سرد علاقہ ہے ۔

تو حمام کی خدمت ان کے سپرد ہوئی۔

حضرت شیخ نور اللہ مرقدہ کے یہاں ہر وقت، روز کوئی کرامت ہم دیکھتے تھے۔ایک دفعہ تین چار ہزار کا مجمع ہے، ہمالیہ پر جب برف باری ہوتی تھی اور ہوا چلتی تھی، تو وہ ٹھنڈی ہمالیہ کی ہوائیں، ہمالیہ کے دامن میں ہے شملہ اور پھر یہ سہارنپور کا علاقہ ہے،تو چالیس دن تک وہاں سردی رہتی ہے، جو چلّہ کی سردی مشہور ہے سہارنپور کی،تو اس میں لوگ کمبل لحاف اوڑھ کر چلتے ہیں۔

ابھی تین چار روز سے حضرت شیخ نور اللہ مرقدہ کی روز زیارت ہوتی ہے،شاید ان ہی قصوں کی وجہ سے ہوگی۔تو میں نے کل خواب میں دیکھا تھا کہ حضرت کے ساتھ میں لحاف اوڑھ کر کے بیٹھا ہوا ہوں۔

حضرت کی ایک پھونک

وہاں ایسی سخت سردی اور ہزاروں کا مجمع اور حضرت کے معتکف میں آکر کسی نے شکایت کی کہ حضرت، ہم بہت کوشش کر رہے ہیں، پھر بھی حمام میں لکڑیاں نہیں جل رہی۔کبھی ایسا ہوتا ہے کہ جو لکڑیاں اکٹھی کی گئی تھیں، تو کہیں اس پر پانی بہت زیادہ گرا ہوا ہے، بالکل گیلی ہیں۔تو جب اس کو رکھیں گے آپ حمام میں جلانے کے لئے ،تو وہ آگ نہیں پکڑ سکے گی گیلی ہونے کی وجہ سے، کوئی بھی وجہ ہوگی۔

حمام والے نے آکر شکایت کی۔مستقل دو تین آدمی اس پر متعین ہوتے تھے جو ہر وقت گرم پانی وضوء کے لئے ،نہانے کے لئے تیار رکھتے۔ہزاروں کے مجمع کا مسئلہ، حمام سے لوٹے میں پانی لے کر وضو کرتے ، بالٹی میں لے کر غسل کرتے تھے۔تو اب حضرت نے یہ نہیں فرمایا کہ بھئی، جاؤ ٹال والے کے پاس،لکڑیاں اور لے کر آؤ۔

حضرت نے فرمایا، جاؤ بھئی،سب جلدی سے جا کر سات سات دفعہ سورہ قل اور تین تین دفعہ

آیۃ الکرسی اور درود شریف پڑھ کر دم کر کے آؤ۔ حمام گرم نہیں ہو رہا، لکڑیاں جل نہیں رہی، تو انہوں نے جا کر کیا پڑھا ہوگا، حضرت کے یہاں سے ایک پھونک چلی گئی۔ ماشاء اللہ، وہ دن اور پھر پورا مہینہ، کبھی کوئی شکایت نہیں ہوئی۔

تکمیل کے لئے امتحان

نظام الدین بلخی رحمۃ اللہ علیہ نے صاحبزادہ سے فرمایا کہ جاؤ حمام کی خدمت کرو۔ حمام میں لکڑیاں اکٹھی کرنا، جلانا، پانی گرم کرنا، پانی مہیا کرنا مہمانوں کو، یہ تمہارا کام۔ کئی سال لمبا عرصہ یہ خدمت لینے کے بعد پھر حضرت نے دیکھا کہ ابھی تکمیل ہونے کو ہے، مگر اس کا امتحان ہونا چاہئے۔ تو امتحان کے لئے حضرت نے یہ بھی فرمایا کہ دیکھو، ساتھ یہ گھوڑوں کے اصطبل کو بھی دیکھا کرو۔

اور جو بھنگن تھی اصطبل میں لید صاف کرنے والی، اس سے حضرت نے فرمایا کہ دیکھو، جب تم ٹوکرا لے کر گزرو، تو تھوڑی سی، یہ جو مہمان ہیں، خدمت کرتے ہیں اصطبل کی اور حمام کی، تھوڑی سی ان کے اوپر بھی گرا دینا۔ پھر دوسرے دن پوچھا کہ کیا ہوا؟ تو اس نے بھنگن نے آکر بتایا کہ بہت غصہ سے مجھے دیکھ رہے تھے اور کہا کہ ''نہ ہوا گنگوہ''۔ یعنی اگر گنگوہ ہوتا، تو تمہیں پتہ چلتا۔ تو حضرت نے فرمایا کہ اوہو! ابھی تو صاحبزادگی دماغ میں موجود ہے۔

حضرت شیخ نور اللہ مرقدہ فرماتے ہیں کہ باطن کی صفائی مقصود تھی، اور یہ امراض جس راستہ سے آتے ہیں اسی راستہ سے وہ جاتے ہیں۔ ویسے بہت نماز پڑھ کر کے، بڑی ریاضات آپ مجاہدے کریں اس سے نہیں جائے گا۔ وہ آتا ہے کہ لوگ جب بہت واہ واہ کرتے ہیں کہ صاحبزادہ ہیں، پیرزادہ ہیں، بزرگ ہیں، بڑے ہیں، بڑے عالم ہیں، بڑے مقرر ہیں، بہت اچھے قاری، تو اس سے جو واہ واہ ہوتی ہے اس سے وہ پیدا ہوتا ہے۔ تو اس کے برعکس سب سے کہا جائے کہ ایک ایک تھپڑ میرے سر پر مارو، جیسے ایک بزرگ سے خادم نے پوچھا کہ حضرت، آج

آپ نے تکبر پر بیان فرمایا مجھے بھی اپنے بارے میں خطرہ ہے، شبہ ہے کہ میرے اندر بھی یہ چیز ہے۔ تو فرمایا، ہاں، ہے تو سہی۔ اس کا علاج؟

فرمایا ایک اخروٹ کا ٹوکرا لو اور دروازے پر بیٹھو، یہاں مسجد کے دروازے پر بیٹھ جاؤ۔ اور جتنے لوگ گزریں ان سے کہو کہ جو ایک جوتا میرے سر پر مارے گا اسے ایک اخروٹ ملے گا۔ اس طرح یہ نکلتا ہے۔ جتنا اعزاز ہو، عزت ہو، واہ واہ ہو، اس سے وہ بنتا ہے، تو جتنی تذلیل، توہین ہو، اس سے وہ نکلتا ہے۔

بڑائی خطرناک چیز

اب یہ لید (گوبر)، یہ کب برداشت؟ کہ ناپاکی اور گندگی اور پھر وہ بھی بھنگن سے۔ تو فرمایا کہ صاحبزادگی ابھی بھی موجود ہے۔ اس کے بعد حضرت نے اور خدمت لی اور کچھ عرصہ کے بعد فرمایا کہ اچھا، پھر اس دن کی طرح سے پھر ایسا ہی کیجئے۔ پھر دوسرے دن بھنگن نے آ کر رپورٹ دی کہ حضرت، اس دفعہ بولے تو کچھ نہیں، صرف دیکھا غصہ سے۔ فرمایا نہیں، ابھی بھی بو ہے۔

دیکھئے، کتنی خطرناک چیز ہے کہ اس کے لئے کتنی مشقت لی جاتی ہے اور کتنا اس کو قابل اعتناء سمجھا جاتا ہے اس بیماری کو کہ اتنا بھی برداشت نہیں۔ ابھی ہے تکبر، بڑائی کی بو ہے۔

پھر کچھ عرصہ خدمت لے کر پھر اس کے بعد فرمایا کہ پھر ایسا کیجئے کہ آج تو سارا ہی گند اس کے اوپر ڈال دینا۔ چنانچہ بھنگن نے آ کر بتایا کہ آج تو جیسا آپ نے فرمایا تھا، میں ان کے پاس پہنچی اور ٹھوکر کھا کر جس طرح گرتے ہیں گر گئی، اور سارا ٹوکرا ان پر گرا۔

اب پہلی دونوں مرتبہ کے برعکس اس مرتبہ میں حیران رہ گئی کہ وہ خود ہی اپنے ہاتھ سے روتے جا رہے ہیں اور میرے ٹوکرے میں کوڑا ڈالتے ہیں اور کہتے ہیں کہ دیکھو، میں غلط جگہ بیٹھ گیا۔ اب تمہیں حرج ہوا اور تم گر گئیں۔ تمہیں چوٹ تو نہیں لگی؟

حضرت نے فرمایا کہ ہاں، اب کام بن گیا! اور حضرت نے ان کو بلایا۔ اب تک اتنے عرصہ

تک صرف یہ خدمت لی گئی جس سے کوئی سمجھے کہ یہ عالم نہیں ہیں، معمولی کوئی مزدور ہیں۔ اور مزدور بھی کچھ قابلِ اعزاز اور قابلِ تعظیم، قابلِ اکرام ہوتے ہیں، تو یہ ویسے بھی نہیں ہیں۔ ویسے ہی حمام دھونکنے والا اور اصطبل میں لید صاف کرنے والا مزدور ہے۔ تاکہ وہ اچھی طرح صفائی ہو جائے، مکمل گندگی، تکبر وغیرہ ساری نکل جائے۔

عجب وخود پسندی

اس کے بعد پھر حضرت نے فرمایا کہ ہاں، اب کام بنا، تو اب ذکر وشغل ہے۔ مگر یہ ذکر وشغل جتنا آدمی پڑھے گا، پانچ ہزار، دس ہزار درود شرف پڑھتا ہے، تو کوشش ہوگی کہ دوسرے کو پتہ چل جائے۔ قرآن شریف کتنے پارے پڑھے ہیں کہ آج تو سر میں درد ہو گیا، میرے پندرہ پارے آج پورے نہیں ہوئے۔

یہ بہانہ تھا اس کے سامنے پندرہ پارے کے اظہار کا اور کہنے کا تاکہ دوسرے کے دل میں رعب بیٹھے، بڑائی بیٹھے۔ تو یہ حج کا تسلسل، عمروں کا تسلسل، نمازوں، رکعات کی زیادتی، اور پاروں کی اور ختمات کی زیادتی، ایک بہت بڑا کینسر اس سے بھی ڈیویلپ ہوتا ہے اور پرورش پاتا ہے۔

عجب کا علاج

اس لئے حضرت نے دیکھا کہ اب یہ جو ذکر وشغل سے بہت ترقی ہوئی، کشف بھی ہو رہا ہے، اس سے بھی پھر دل میں عجب پیدا ہوتا ہے، انسان سمجھتا ہے کہ میں ایک اچھا آدمی ہوں، تو یہ بھی پیدا نہ ہو۔ اس کے بعد ذکر وشغل کے بعد کشف وکرامات کا ظہور ہونے لگے، تو اس کو ختم کرنے کے لئے حضرت نے اور زیادہ ان سے مشقت لینی شروع کی۔ وہ ذکر وشغل تو تھا ہی، ساتھ فرمایا کہ چلو، آج ہم شکار کھیلنے جائیں گے۔ تو یہ جو شکاری کتے رسّی میں بندھے ہوتے ہیں، تو اس کی رسّی جتنی چھوڑی جائے، شکار کی طرف وہ جائے گا۔

چونکہ یہ کتے تو پالنے والے ہوتے ہیں، ان کی آواز پر وہ رکتے ہیں اور جاتے ہیں۔ اور جب

بلائیں، تو واپس آ جاتے ہیں۔ مگر یہ تو ان میں سے تھے نہیں۔ تو فرمایا کہ تمہارا کام ان کتوں کو باندھ کر لے جانا اور رسّی پکڑنا۔ شکار کے پیچھے ہم اس کو چھوڑیں گے تو یہ جائیں گے۔ اب وہ شکاری کتّے تو بہت توانا، تندرست اور یہ مدتوں کے مجاہدوں سے نہایت کمزور، ضعیف، لاغر۔ چنانچہ جب کتّوں نے رسّی کھینچی تو یہ تو گر پڑے اور کتّے بھاگ رہے ہیں، یہ لہولہان ہو رہے ہیں۔

جب رات کو واپس آئے تو حضرت نظام الدین بلخی رحمۃ اللہ علیہ نے خواب دیکھا۔ شاہ عبدالقدوس گنگوہی رحمۃ اللہ علیہ تشریف لائے اور فرمایا کہ نظام الدین! تم تو ان کے پیرومرشد ہو، تمہیں تو اس سے زیادہ بھی ان سے ریاضت اور مجاہدہ کروانے کا حق تھا، لیکن ہم نے تو آپ سے اتنا مجاہدہ نہیں کروایا تھا۔

آنکھ کھلی تو ان کو بلایا، گلے لگایا اور فرمایا کہ جاؤ، جس مقصد کے لئے آپ آئے تھے کہ وہ دولت میں لینے آیا ہوں جو آپ گنگوہ سے لے کر آئے تھے، وہ دولت عطا فرمائی، خلافت عطا فرمائی اور ان کو گنگوہ بھیجا۔

اللہ تعالیٰ اس دولت، ان خزانوں کی قدر دانی کی ہمیں بھی توفیق دیں۔

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى سَيِّدِنَا وَ نَبِيِّنَا وَ شَفِيْعِنَا وَ حَبِيْبِنَا وَ سَنَدِنَا مَوْلَانَا مُحَمَّدٍ وَ بَارِكْ وَ سَلِّمْ، سُبْحَانَ رَبِّكَ رَبِّ الْعِزَّةِ عَمَّا يَصِفُوْنَ وَ سَلَامٌ عَلَى الْمُرْسَلِيْنَ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ.